# ۳۶۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب فاطمی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات: ۲۷؍ذی القعدہ ۱۲۴۶ھ مدفن: پنجتار ملک ولایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد تھے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب فاطمی، جو افغانستان کے سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے تصوف کا علم اور روحانیت کے حصول کے لئے ہندوستان کا سفر فرمایا۔

پنجاب میں پنجلاسہ میں ایک بزرگ تھے، شاہ رحم علی ساڈھوری، ان سے آپ نے قادریہ سلسلہ میں بیعت کی اور ان کی تعلیمات کے ذریعہ سلوک کی تکمیل کی۔ جب ان کا انتقال ہو گیا، تو پھر آپ تشریف لے گئے امروہہ۔ وہاں حضرت شاہ عبدالباری چشتیہ سلسلہ کے بڑے اونچے مشائخ میں سے تھے، ان کی خدمت میں رہے اور سلوک کی ان کے سلسلہ کے مطابق بھی تکمیل کی۔ جب ان کا بھی انتقال ہو گیا، تو پھر آپ نے اپنے یہاں آکر لوہاری میں اور اس علاقہ میں یوپی میں کام شروع کیا۔

## حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

جب اس علاقہ میں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا دورہ ہوا کہ سہارنپور اور تھانہ بھون اور تمام علاقوں میں آپ تشریف لے گئے۔ وہ ایک زبردست انقلاب تھا، حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وہ دورہ۔ کیسا زبردست دورہ کہ صدیوں بعد حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی تصرف کی یاد تازہ ہوگئی۔ ان کے اس دورہ میں ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہو گئے، اور جو بیعت ہوئے مسلمان، ان کی تعداد ملینوں میں ہے۔

یہ علاقہ یوپی، اور پھر پنجاب اور وہاں صوبہ سرحد تک تمام علاقوں میں، تمام صوبوں میں، آپ

کا دورہ ہوا۔ صرف بیعت اور ارشاد اور تلقین نہیں ہوتی تھی بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اصلاحات پر بڑا زور ہوتا تھا۔

جب شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ نے خود سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور میاں جی نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا، جو گھوڑے کو پانی پلا رہے تھے اور ان پر حال طاری ہو گیا، تو یہ دونوں پیر اور مرید دونوں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں شامل ہوئے، حالانکہ خود حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ بہت اونچے بزرگوں میں سے تھے۔

ان سے کسی نے پوچھا کہ ان کے مریدین میں سے خواص میں سے تھے، عبداللہ خان۔ بڑے مجاہدے اور ریاضات کر کے انہیں بھی بڑا تصرف حاصل تھا۔ تو کوئی آتا کہ حضرت، تعویذ دے دیں، اولاد نہیں ہے۔ تو حضرت تعویذ لکھ کر دیتے اور اس کے ساتھ ہی فرما دیتے جاؤ، تمہارے یہاں بیٹی ہوگی، جاؤ تمہارے یہاں بیٹا ہوگا۔ اللہ کا ان کے ساتھ خصوصی معاملہ تھا، جو فرمایا اسی طرح ہوتا۔ ان کی اور بھی بڑی کرامتیں مشہور ہیں۔

انہوں نے ایک دفعہ اپنے پیر و مرشد سے عرض کیا (حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سے) کہ مجھے ایک بات پر تعجب ہے کہ آپ اور حضرت سید احمد شہید دونوں کی نسبتیں مجھے اللہ کے طرف سے دکھائی گئیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ دو عصا ہیں، ایک عصا دکھایا گیا جو آپ کی نسبت سے تعلق رکھتا ہے، ایک عصا جو حضرت سید احمد شہید کی نسبت کے لئے مجھے بتایا گیا۔

دونوں کو جب میں نے دیکھا، تو دونوں میں سب سے زیادہ انتہائی درجہ کا مجلیٰ، نورانی، منور عصا تو آپ کا تھا۔ اور اس کے مقابل جو حضرت سید احمد شہید صاحب کی نسبت تھی وہ کچھ تھوڑی اس سے دھندلی سی تھی۔ تو آپ ان سے نسبت قوی رکھتے تھے، پھر آپ نے ان سے بیعت کیوں کی؟ اور نہ صرف یہ کہ بیعت کی اور آپ تو ان کے عام خدام کی طرح اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ؟

حضرت نے فرمایا کہ نسبت کی ایسی تیسی، اصل میں ہم لوگ جو وہاں رہے پنجلاسہ، پہلے پیر صاحب کے یہاں، جس طرح ہم نے ان سے علم حاصل کیا، تو اس پر ہم گامزن تھے، اس کے مطابق عمل کر رہے تھے۔ لیکن جب حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، انہوں نے بتایا کہ یہ بھی بدعت، یہ بھی بدعت ہے۔ اور واقعی جو انہوں نے صحیح اصلاح فرمائی، ان کے ساتھ تو بڑے بڑے علماء تھے، روئے زمین کے اس وقت کے نامور علماء ان کے ساتھ تھے۔ ہزاروں کا قافلہ ہوتا تھا اور ہر بات کتاب وسنت سے مدلل ہوتی تھی۔

کہتے ہیں تب ہمیں پتہ چلا کہ اوہو ہو! ہماری تو نماز بھی غلط تھی، روزہ بھی غلط تھا۔ تو یہ نماز اور روزے کے الفاظ استعمال کئے۔ فرمایا کہ نسبت کی ایسی تیسی، اس کو چھوڑو۔ اِن سے تو ہمیں صحیح نماز ملی، ان سے تو ہمیں صحیح روزہ ملا۔

اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جو قیام تھا، میلاد تھا، تو وہ ایک سلسلہ جو پہلے تھا، جس کی اصلاح یہاں حضرت حاجی صاحب کے سلسلہ میں حاجی صاحب کے سامنے ہی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ اسی لئے کسی نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت، آپ کا عمل تو یہ ہے، حضرت حاجی صاحب کے یہاں تو یہ ہے۔ تو فرمایا کہ ہم نے جو ان سے بیعت کی ہے سلوک اور تصوف میں بیعت کی ہے، شریعت میں نہیں کی۔

اسی لئے ہفت مسئلہ، سات مسائل، پر ایک رسالہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا تھا، تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ اب پیر اور مرید کا تعلق اسی طرح قائم ہے، لیکن اختلاف اپنی جگہ ہے۔

اسی لئے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہماری نماز حضرت سید صاحب سے درست ہوئی، روزہ ان سے درست ہوا۔ چنانچہ ساتھ ہو لئے، قافلہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ بالاکوٹ پہنچے اور وہاں جا کر شہید ہوئے۔

## اکابر کا وجود سدِّ سکندری ہے

صرف ہندوستان نہیں، بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر احسان ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا۔ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور جو اکابر ہوتے ہیں ان کا وجود سدِّ سکندری ہوتا ہے۔ جس طرح سدِّ سکندری ہے، سکندر نے جو دیوار بنائی، یاجوج ماجوج کا فتنہ رُکا ہوا ہے، تو ان کا وجود اکابر کا، مشائخ کا سدِّ سکندری ہوتا ہے۔ بہت سارے فتنے دبے رہتے ہیں۔ جب وہ اس دنیا سے جاتے ہیں اور فتنے امنڈ کر آتے ہیں، تو پتہ چلتا ہے کہ اوہو! ان کی ذات کی برکت سے کتنے سارے فتنے دبے ہوئے تھے۔

## حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ادھر انتقال ہوا اور صرف تین سال نہیں گزرے کہ بنارس، بہار، بنگال، اڑیسہ، غازی پور، انگلینڈ سے بڑے یہ سب صوبے تھے، تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے صرف تین سال کے بعد یہ اعلان ہوا کہ یہ ملک سارے کے سارے، ایک ایک صوبہ بڑا ملک تھا، کہتے ہیں یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو تحفے کے طور پر بطور انعام کے دے دئے گئے۔

لکھا ہے تاریخ میں نہ کوئی لڑائی، نہ کوئی خریداری، نہ خرید وفروخت۔ اس طرح جب شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فوراً بعد ان کے خاندان نے دیکھا کہ اوہو! یہ تو سب ملک کے ملک جا رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر رہتے، رہتے، رہتے، حال اخیر میں یہاں تک ہو گیا کہ اتنا بڑا مغل ایمپائر تھا، وہ صرف دہلی کی حدود میں سمٹ کر رہ گیا۔ اور وہ بھی ایک ایسٹ انڈیا کمپنی کے خادم کی حیثیت بہادر شاہ ظفر کی رہ گئی۔ بڑے نیک آدمی تھے، مگر بیچارے کیا کر سکتے تھے، صرف اپنا شکوہ کر سکتے تھے۔

انہوں نے کہا کہ

ظفر اس وقت ہے تو کیوں خاموش غنچہ کے مانند
کہ تجھے یاد آئے یہ اشعار چند

وہ اپنا شکوہ اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں کہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ شروع تو ہوا تھا جنگ پلاسی سے اور اسی پر ختم ہوگیا تھا۔ یہ جہادِ شاملی، میں نے بتایا تھا یہ ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ اس سے پورے سو سال پہلے ۱۷۵۷ء میں جنگِ پلاسی ہوئی تھی۔ سراج الدولہ کو شکست ہوئی تھی انگریزوں کے مقابلہ میں۔ پھر اس کے بعد، چند سال کے بعد ٹیپو سلطان کو جب شکست ہوئی، تو وہاں جنرل تھا حریث یا حارث، اس نے اعلان کیا ٹیپو سلطان کے جاتے ہی، اس نے کہا کہ بس، اب ہندوستان پر ہمارا قبضہ ہوگیا۔ حالانکہ سارا ملک ابھی تو مغلوں کے ہاتھ میں تھا، مگر جنگ پلاسی اصل فیصلہ کن تھی۔ اس کے بعد پھر یہ تمام علاقے ایسٹ انڈیا کے قبضے میں جاتے رہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ او ہو! یہ تو اتنا بڑا ایمپائر ہم نے کھو دیا اور یہ حکومتیں ایک ایک کر کے سب ختم ہوگئیں اور جو موجود ہیں وہ تحفے کے طور پر طشت میں ان کو دی جا رہی ہیں، جیسا کہ میں نے بتایا انعام کے طور پر دیا بنگال، بہار، اڑیسہ، تو پھر انہوں نے اپنے خدام کو تیار کیا۔

ان سے بیعت ہونے والوں میں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ۔ انہوں نے پھر یہ تحریک چلائی اور اس کے نتیجہ میں پھر دینی اصلاحات بھی ہوئیں اور آگے نتیجہ تو اللہ کے ہاتھ میں، مگر جو انہوں نے کارنامے انجام دیئے، تو وہ تو پا گئے اللہ کے یہاں بالاکوٹ میں شہید ہو کر۔ وہ بھی شہید ہوئے، ان کے ساتھ یہ جن کا ذکر ہو رہا ہے شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی فاطمی رحمۃ اللہ علیہ، وہ بھی شہید ہوئے۔ ان کا کام تو صرف ایک اپنا فریضہ ادا کرنا تھا، نتائج تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

نتیجہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ نہیں تھا، نتیجہ تو مالک کے ہاتھ میں ہے۔ تو اسی طرح یہاں بھی بالاکوٹ میں شہید ہوئے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی رحمۃ اللہ علیہ بھی اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی۔

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ سَنَدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ، سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.**